حضرت امام غزالیؒ سے بعض جعلی کتابیں بھی منسوب ہیں لیکن زیرنظران کی آخری زمانے کی، اپنی تصنیف ہے۔ امام علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو سلجوقی سلطان محمد بن ملک شاہ کے لیے تحریر کیا تھا۔ جس کے اسلاف دین کے محافظ تھے اور خود اس نے بھی ۲۰ سال تک بڑی قابلیت اور کامیابی سے حکومت کی۔ کتاب کا پہلا حصہ بنیادی اعتقادی مسائل اور شرعی فرائض سے متعلق ہے، اور دوسرا: بادشاہوں، وزیروں اور حکومتی اہل کاروں کی سیرت اور فرائض پر ہے۔ امام غزالیؒ کہتے ہیں کہ جب تک حکمران کے اسلامی عقائد مضبوط نہیں ہوں گے اسلامی طرز کی حکمت عملی نہیں چل سکتی۔ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ عدل و انصاف کا منبع خود حکمران ہیں اور اس کے کردار کا اثر سلطنت اور اہل کاروں پر ہوتا ہے۔ وہ یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ اسلام میں اخلاقیات اور سیاسیات جدا نہیں۔

فاضل مترجم ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی متعدد ممالک میں پاکستان کے سفیر رہے ہیں۔ دور حاضر میں اس قدیم کتاب کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے موصوف کہتے ہیں کہ ہر قوم کے کلچر کی کچھ بنیادی قدریں ہوتی ہیں۔ غزالیؒ کے دور کے کلچر کی قدریں آج خود پاکستانی کلچر کی بنیادیں ہیں، جیسے خوف خدا، عاقبت میں محاسبے کا ڈر، طاقت کو عارضی سمجھنا وغیرہ۔ یہی قدریں طاقت کے نشے کو بریک لگاتی ہیں۔ ڈاکٹر قریشی کے خیال میں غزالیؒ نے جس موضوع کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے وہ عدل و انصاف ہے۔ چنانچہ اس کتاب کا بیشتر حصہ اس حدیث نبویؐ کی تفصیلی و تشریح ہے: **اَلْمُلْکُ یَبْقٰی مَعَ الْکُفْرِ وَلَا یَبْقٰی مَعَ الظُّلْمِ**۔ امام غزالیؒ نے حکمرانوں کے سخت ترین محاسبے کا تصور دیا ہے۔ ان کے خیال میں معاشرے میں بدعنوانی (کرپشن) یا دیانت داری کا انحصار حکمران کے کردار پر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر حکمران دیانت دار ہوں گے تو عوام میں دیانت داری ہوگی۔ یہ امر کہ معاشرے میں بدعنوانی، بدکاری، رشوت وغیرہ رائج ہیں یا نہیں؟ حکمرانوں کے طرز عمل پر منحصر ہوتا ہے۔ غزالیؒ نے حسب موقع قدیم انداز کی حکایتوں کو مختلف نکات کی وضاحت کے لیے استعمال کیا ہے اور قرآن و حدیث کے حوالے بھی جگہ جگہ دیے ہیں۔

امام رحمہ اللہ کی یہ کتاب، آج بھی عوام و خواص کے لیے ایک اہمیت رکھتی ہے۔ صوری محاسن سے آراستہ، یہ کتاب اعلیٰ معیار اشاعت پر پوری اترتی ہے۔ (د-ہ)

قرآن، اہل کتاب اور مسلمان، محمد رضی الاسلام ندوی۔ ناشر: ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی، علی گڑھ۔ صفحات: ۲۹۴۔ قیمت: ۷۰ روپے۔

یہودی، عیسائی اور مسلمان بڑے بڑے وحدانیت پرست (monotheistic) گروہ ہیں۔ ذات باری کی صفات و کمالات کے بارے میں ان میں اختلاف ہے تاہم اس کے وجود پر تینوں گروہ ایمان رکھتے